

لطیفہ ۷۴

مومن و مسلم کے بیان میں

قال الاشرف:

المومن هو الموقن في كل حال بمبدأه
سید اشرف جہانگیر نے فرمایا، مومن وہ شخص ہے جو ہر حال
میں اپنے مبدا پر یقین کرنے والا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر بار حدیث میں آیا ہے، المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ یعنی
مسلمان وہ شخص ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

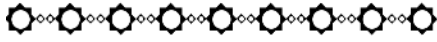
بعض مشائخ نے مومن اور مسلم کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھا ہے۔ ان کے نزدیک دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ انہوں
نے ادراک اور فہم میں کمی کے باعث ایسا خیال کیا تھا اور انہیں ذوق و وجدان کا اس قدر علم بھی نہ تھا۔ الفاظ کے ظاہر تک
محدود رہے اور ان کے رموز و حقائق پر غور نہیں کیا۔ عرض کو جو ہر سمجھ بیٹھے۔ اس فقیر کو علم مکاشفہ سے جو فرق معلوم ہوا، اس کا
ایک شتمہ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ ایمان وہ درخت ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے۔ اس کی اصل روح کے باغیچے میں استوار
ہوئی ہے اس کی شاخ ازل سے اور جڑ ابد سے متصل ہے۔ مصرع:

شاخ او اندر ازل شد بیخ او اندر ابد

(اس کی شاخ ازل میں اور جڑ ابد میں ہے)

اس درخت کا سہارا پتوں اور شاخ کی بجائے عرش پر ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ وہ نور جمال کا پرتو ہے جو دل کے گوشے میں
عکس ریز ہوتا ہے۔ مشائخ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اذا تم الفقر فهو الله (جب فقر کامل ہوتا ہے تو وصول الی اللہ حاصل ہوتا
ہے) اس رمز کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس معرفت کے توسل سے لوگ اپنے وجود کو، نبوت و ولایت کے نور اور وحدانیت کو
پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ نور عرض ہے جو جو ہر جان کے ساتھ قائم ہے۔

جس وقت روح اس حیوانی عالم سے گزر جاتی ہے اور جبلت کے اندھیرے سے باہر آتی ہے تو دل کی صفت اختیار



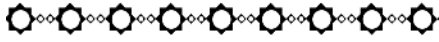
کر لیتی ہے اور جس وقت دل جبلت کے مرض سے رہائی پاتا ہے تو طفولیت کی حالت جو اس پر چھائی رہتی ہے دور ہو جاتی ہے اور کامل بلوغت ظہور میں آتی ہے (یعنی معرفت سے بے خبری کی حالت زائل ہو جاتی ہے اور شعور معرفت بالیدہ ہو جاتا ہے)۔ اس وقت ایمان کا پورا مرتبہ کمال پر پہنچتا ہے۔

صفات الہیہ کا ثمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ہیں، جن کے اپنانے سے صفتِ روح حاصل ہوتی ہے (پھر) روح ربوبیت کی توفیق اور جذبہ الہی کی بدولت عالم ہدایت سے (عروج کر کے) سبحانی بلندی پر پہنچ جاتی ہے۔ ابتدائے حال میں سالک خاموش التجائیں کرتا اور جواب سنتا ہے۔ رب العالمین کے جوارِ قرب سے محبت کرتا ہے اور (اس کی) محبت حاصل کر لیتا ہے۔

اسلام، باری عزاسمہ، کی ذات و صفات کی حقیقتوں اور کیفیتوں سے عبارت ہے اور اسلام سے انبیاء کے احوال (پر یقین) اور ان کے طریق اور آداب کی پیروی بھی مراد لی جاتی ہے۔ یہ (تعریف) عام اور خاص ہے، جیسے (کہا جاتا ہے) کل انسان حیوان ولكن بعض الحيوان ليس بانسان یعنی ہر انسان حیوان ہے لیکن بعض حیوان انسان نہیں ہیں۔ (اس تعریف کے مطابق) ہر مومن مسلمان ہوتا ہے لیکن ہر مسلمان مومن نہیں ہوتا۔ افراد انسانی سے جو فرد، ابتدائے حال میں وحدت اور وحدانیت کا قائل ہو جائے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرے، آسمانی کتابوں، حشر و نشر، صراط سے گزرنے، ثواب و عذاب اور اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر کا اقرار کرے اسے مجازاً مسلمان کہہ سکتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کسان ایک وقت کھیت میں بیج ڈالے اور بیج کی فصل کی امید رکھے لیکن اسے ان بلند یوں تک رسائی اور ثمرات کا حصول اس وقت میسر ہوگا جب عالم مشیت سے لگاتار بارش ہو، اللہ کے فیض کی بخشش اور بارش کا بہاؤ زمین کی تہہ تک پہنچے اور زمین بہت زیادہ سیراب ہو۔ (اسی کے ساتھ) آسمانی آفتوں مثلاً ٹڈیوں کی یلغار سے کھیتی محفوظ و مصون رہے، زمین کی مدد حاصل ہو اور ہوا موافقت کرے تب پھل پیدا ہوگا۔ جب پھل آئے گا تو بہت سے بیج، جڑیں، شاخیں، بار، شگوفے اور دیگر فائدے بھی حاصل ہوں گے۔ اگر کسان کی عدم توجہ یا بارش میں کمی یا دیگر موانع کے سبب کھیتی درجہ کمال تک نہ پہنچے تو اس میں ڈالا ہوا بیج کبھی بالیدہ نہ ہوگا اور خود ہی گل سڑ جائے گا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگ ایمان لائے ہیں لیکن ان کے اقوال و افعال سراسر جھوٹ، ایذا رسانی اور غیبت پر مبنی ہوتے ہیں۔ صادق القول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، انا و اتقیاء امتی براء من التکلیف یعنی میں اور میری امت کے متقی ایذا رسانی سے بری ہیں۔ یہ ظاہری مسلمان مجلسوں اور محفلوں میں سامنے اور پیٹھے پیچھے دوسروں کی برائی اور غیبت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن حکیم کی آیت پاک اس پر واضح دلیل ہے۔ اَيُّحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيِّتًا فَكْرِهُمُوهُ ط (ترجمہ: کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم اس سے (انتہائی) کراہت



محسوس کرتے ہو۔) اور شارع علیہ السلام فرماتے ہیں الغیبة اشد من الزنا یعنی غیبت زنا سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ انہوں نے تکبر کی جملہ صورتوں اور حالتوں کو اپنی زندگی کا شعار اور لبادہ بنا لیا ہے۔ ہر وقت اقتدار اور منصب کی ترقی کی دُھن میں لگے رہتے ہیں اور کبر و غرور کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، لاید خل الجنة من کان فی قلبہ منقال ذرة من الکبر، یعنی وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر غرور ہوگا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

در اصل شریعت عبارت ہے انصاف، راستی اور کم آزاری سے۔ جب لوگوں سے ہر لحظہ ہزار طرح کے گناہ اور آزار عمل میں آتے ہیں تو خدا اور رسول ان سے آزرہ ہو جاتے ہیں، پس جو شخص اس مقام پر ہو اس سے کس طرح بھلائی کی اُمید کی جاسکتی ہے اور کس طرح اس کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ شعر:

گر مسلمانی تو پیدا دے چراست
چوں کہ بیدادی مسلمانی کجاست

ترجمہ: اگر تو مسلمان ہے تو نا انصافی کیوں کرتا ہے۔ چوں کہ تو ظالم ہے اس مسلمانی کا دعویٰ بے جا ہے۔

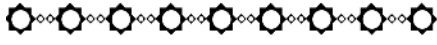
حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے، من اذی مومناً فکان اذی اللہ ومن اذی اللہ فهو ملعون فی التوراة والانجیل والزبور والفرقان یعنی جس شخص نے کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچائی اس نے خدا کو تکلیف پہنچائی پس وہ از روئے توراة، انجیل، زبور اور قرآن حکیم ملعون ہے۔

ایک شخص کا ذکر جس نے حضرت قدوة الکبراً کی غیبت کی

حضرت قدوة الکبراً روم مداخلہ المعصوم ط میں قیام پذیر تھے۔ ایک رومی آپ سے عداوت رکھتا تھا اور پیٹھ پیچھے آپ کی غیبت کرتا تھا۔ جب وہ حاضر مجلس ہوا تو حضرت شیخ قطب الدین رومی نے اس کی نسبت یہ حکایت بیان کی:

”مجھے واقعے میں (خواب میں) یہ دکھایا گیا کہ تمام فرشتے جن کے ہاتھوں میں نیزے اور نیلچے تھے، عجمی سختی اور حیوانی رعب کے ساتھ زمین پر اتر رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو انہوں نے کہا کہ ہم ملائکہ ہیں اور ایسے شخص کے مکان پر جا رہے ہیں جو حضرت اشرف جہاں گیر کی غیبت کرتا ہے اور ان کی بزرگی کا انکار کرتا ہے تاکہ اس کے ایمان کی جڑ زمین اسلام سے اکھاڑ دیں اور اس کی زندگی کی جڑ کائنات کے تنے سے کاٹ دیں۔“ مثنوی:

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنه پاکاں برد



ترجمہ: جب خدا یہ چاہتا ہے کہ کسی شخص کا پردہ چاک کر دے تو اس کا رجحان پاکوں کی عیب جوئی کی طرف کر دیتا ہے۔

ور خدا خواهد کہ پوشند عیب کس

کم زند در عیب اہل دل نفس

ترجمہ: اور اگر خدا چاہے کہ کسی کے عیب پوشیدہ رہیں تو وہ شخص کسی صاحب دل بزرگ کی برائی نہیں کرتا۔

پیشِ ایں الماس بے اسپرمیا

گر بریدن تیغ رانہود حیا

ترجمہ: (اے مخاطب) بغیر ڈھال کے اس الماس کے سامنے نہ آنا۔ تلوار کاٹنے سے نہیں چوکتی۔

تیغِ برآست کا نفاسِ دروں

از دروں براں برآید تابروں

ترجمہ: انفاسِ باطنی بھی تیغِ براں کی مثل ہیں۔ یہ اندر سے کاٹتے ہوئے باہر نکل آتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی بندہ

برائی میں مبتلا ہو۔